وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰامِ اللّٰهِ (القرآن ۱۴-۵)

ترجمہ: اور انھیں اللہ کے دن یاد دلا (کنزالایمان)

محافلِ میلادُ النبی ﷺ

علامہ اقبالؒ کی نظر میں

از

ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی

شیرِ ربّانی پبلیکیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربّانی (شیرِ ربّانی روڈ)
چوک شیرِ ربّانی ۲۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور

وَذَكِّرْهُم بِاَيّٰمِ اللّٰه (القرآن ۱۴-۵)

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا (کنزالایمان)

محافلِ میلادُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ اقبال کی نظر میں

از

ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی

شیرِ ربّانی پبلیکیشنز
جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ)
چوک شیر ربانی ۲۱ ایکڑ سکیم نیو مرتگ سمن آباد لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرِ سرپرستی ———— پیر طریقت رہبر شریعت حامی شریعت ماحی بدعت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

نام ———— محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ اقبال کی نظر میں

مُصنّف ———— ڈاکٹر بابر بیگ مطالی

اشاعت ———— بار اوّل جُون ۲۰۰۰ء

تعداد ———— گیارہ سو

ناشر ———— شیر ربانیؒ پبلی کیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ (شیر ربانی روڈ) چوک شیر ربانیؒ، ۲۱ ایکڑ اسکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

ہدیہ ———— : دُعائے خیر برائے معاونین

ملنے کا پتہ ———— : جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ (شیر ربانی روڈ) چوک شیر ربانیؒ، ۲۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

پیش لفظ

زیر نظر کتاب بعنوان "محافل میلاد النبی ﷺ (علامہ اقبال کی نظر میں)" پروفیسر ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی کی تازہ تصنیف و تالیف ہے جو اس موضوع پر ایک نئے آہنگ سے قابل قدر پیشکش ہے اور موصوف کے مطالعۂ اقبال کی گہرائی کا مظہر ہے۔ شاعر مشرق کے کلام کی ایک امتیازی خصوصیت ان کا عشق شہ لولاک ہے جس کی چھاپ زور دار بیان کے ساتھ بخوبی نظر آتی ہے اور بعض جگہ تو وار فتگی کی کیفیت نمایاں ہے۔ جو ان کے کمال ایمان اور حسن عقیدت و محبت کی مظہر ہے۔ فرماتے ہیں ؎

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ [1]

کلام اقبال کے حوالے سے ذکر میلاد کی حلاوت دو چند ہو گئی ہے اور عاشقان ذکر میلاد کی راحت و تسکین کا ایک نیاباب کھلا ہے۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ ذکر میلاد النبی ﷺ، محافل میلاد کا انعقاد، میلاد پر خوشی و مسرت آپ ﷺ سے کامل وابستگی اور محبت کا بھرپور اظہار ہے جو ایمان کی حقیقت اور اس کا مقتضیٰ ہے اور یہ امور رب ذوالجلال کے احسان پر اظہار تشکر اور تحدیث نعمت ہے اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت اور محاسن و کمالات کا تذکرہ در حقیقت ورفعنا لك ذكرك کی تشریح و تفسیر ہے جو مومنوں کیلئے سرمایۂ دارین ہے اور ایسی بے بہا خوشبو ہے جس کی مہک سے محبان صادق اور عاشقان رسول کے غنچہ

ہائے قلوب چمکتے ہیں اور عشق نبوی کی دولت و عظمت میسر آتی ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنی کتاب کی بنیاد دو امور پر رکھی ہے۔ ذکر میلاد اور اسکی اہمیت و فضیلت اور دوسرے اس حوالے سے منعقد ہونیوالی محافل کی عظمت و حیثیت اس پر انہوں نے فاضلانہ دلائل و براہین سے اپنی تحریر کو مئوکد کیا ہے اور اقبالؒ کے حوالے اس کی خوب ترجمانی کی ہے۔ ذکر میلاد مستحب ہے اور کتاب و سنت اس پر ناطق اور اس کی عظمت کے مظہر ہیں۔ قرآن حکیم کا مطالعہ کرنے والوں پر بخوبی واضح ہے کہ اللہ کی کتاب میں حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت مریم سلام اللہ علیھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکار میلاد مفصل بیان ہوئے ہیں جو حکمت الہیہ پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر ان تذکار میں عظمت ور حمت' حکمت و موعظت نہ ہوتی تو ان کا بیان نہ ہوتا اس سے یہ امر بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ بیان نہ صرف سنت الٰہیہ ہے بلکہ ہزارہا رحمتوں اور برکتوں اور ان گنت حکمتوں پر مشتمل ہے تو بیان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں کر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ آیات قرآن' احادیث صحیحہ اور اخبار معتبرہ اس باب میں بطور دلائل مفصل موجود ہیں۔ گذشتہ انبیاء کا ذکر میلاد ہی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر میلاد کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے اور معترض کیلئے کوئی گنجائش نہیں کہ انبیاء کے امام' سارے جہانوں کیلئے رحمت' محسن انسانیت اور کائنات کیلئے رسول برحق اور ہمہ گیر' جہاں گیر' عالمگیر اور آفاقی دعوت کے حامل رسول کے ذکر میلاد سے پہلو تہی کرے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کی بعثت کو احسان فرمایا ہے' احسان ماننا' اس پر شکریہ بجا لانا اور اس نعمت

عظمیٰ کا ذکر و چرچا لازم ہے اور اس کے خلاف کرنا کھلی ناشکری ہے۔ ارشادی باری ہے۔ واما بنعمة ربك فحدث اور اپنے پروردگار کی نعمت کا چرچا کرو۔ تفسیر کبیر میں امام رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں نعمت سے مراد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات گرامی ہے۔ زجاج اور سُدِّی نے کہا یہ عمدہ تفسیر ہے تو نعمت پر شکریہ' اظہار مسرت اور تحدیث لازم ہے اور تحدیث محفل و عوام کے بغیر کیونکر ممکن ہے۔ خواہ حاضرین و سامعین محدود تعداد میں ہوں یا بکثرت ہوں۔ مزید ارشاد باری ہے۔ وذکر بایام الله ۔ اور اللہ کے دنوں کا ذکر کرو۔ ایام اللہ سے مراد اہم امور واقعات ہیں تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت اعظم ترین نشانات قدرت اور اہم ترین واقعہ نہیں ہے؟ لاریب اہم و اعظم امر ہے جس سے رشد و ہدایت' رحمت و برکت کے ہمہ جہت ابواب کشادہ ہوئے۔ کائنات کو ان گنت عظمتیں اور رفعتیں ملیں اور انسانیت کو اوج کمال میسر آیا۔ تو آپکی تشریف آوری نعمت غیر مترقبہ اور عظیم ایام اللہ سے ہے کہ ظہور قدسی کے وقت آتشکدہ فارس بجھ گیا جو صدیوں سے روشن تھا۔ کسریٰ کے محلات کے چودہ کنگرے گر گئے۔ بحر سادہ خشک ہو گیا۔ بحر سماوی جاری ہو گیا۔ تمام بت اوندھے منہ گر گئے اور بیت الله بیت النبی کی طرف مجرائی ہو گیا اور قریش کے جانوروں کے علاوہ دیگر بہائم و چوپایوں نے بزبان فصیح کلام کیا۔ ہر سو نور ہی نور' اجالا ہی اجالا ہو گیا اور سارا عالم بقعہ نور بن گیا اور ساعت ولادت مبارکہ فرش سے عرش تک نور پھیل گیا جسکی روشنی میں حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا نے مکۃ المکرّمہ میں ہوتے ہوئے شام کے محلات دیکھ لئے اور یہود کی مجلسوں میں

ظہور و مطلع نبوت سے ہلچل مچ گئی۔اس عظیم مطلوب و مقصود قرن خیر کا ظہور ہو گیا جس کیلئے حضرات انبیاء علیھم السلام سے میثاق لیا گیا اور جسکی خبریں ہر دور اور ہر زمانے میں دی جاتی رہیں۔لہذا محافل میلاد کا انعقاد اسی سلسلے کی اہم کڑی اور ارشاد باری کی تعمیل ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے زیر نظر کتاب میں انہی حقائق کو بخوبی اجاگر کیا ہے اور کلام اقبال کے حوالے سے اسکی بخوبی وضاحت کی ہے اور اس اہم ذمہ داری کو بخوبی نبایا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور و منظور فرمائے اور دارین میں جزائے خیر کا توشہ بنائے۔اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔؎

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پر اڑتا ہے پھریرا تیرا

پروفیسر قاری مشتاق احمد
صدر شعبہ علوم اسلامیہ
گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ۔لاہور

عیدِ میلاد

ہمیں کیا گر خزاں آئے کہ گُلشن میں بہار آئے
نہ تم آئے تو پھر دنیا میں کوئی بھی ہزار آئے
نہ چہرے پر شکن آئے نہ دل میں کچھ غبار آئے
بہادر کے مقابل تیغ آئے خواہ دار آئے
مبارک وہ گھڑی ہے جسمیں وہ جانِ بہار آئے
الٰہی ایسی ساعت روز آئے بار بار آئے
ترے رندوں کو شاید میکدہ بر دوش کہتے ہیں
سر محشر بھی آنکھوں میں لئے تیرا خمار آئے
عجب دستور ہے جس نے لگادی جان کی بازی
تو وہ جیتا جو اپنی جان کو بازی میں ہار آئے
بہت ہیں آنیوالے پھر بھی آنا اسکو کہتے ہیں
کہ وہ آئے تو پیچھے پیچھے اٹھارہ ہزار آئے
سواری آرہی ہے انبیاء کے صدر اعظم کی
لبِ جبریل بامِ کعبہ پر چڑھکر پکار آئے
غریبوں بیکسوں کی غمزدوں کی عید کا دن ہے
کہ سب کے چارہ ساز آئے ہیں سب کے غمگسار آئے
اگر آنا ہے آئے شرط اتنی ہے مگر سیدؔ
نویدِ عید میلاد النبیؐ لیکر بہار آئے

قصیدہ نور

(حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی)

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا | صدقہ لینے نور کا آیا تارا نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا | مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا | نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا | رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا | نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا
تو ہے مایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا | سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا | تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا | تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا | ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
اے رضاؔ یہ احمد نوری کا فیض نور ہے | ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

786

محافل میلاد النبی ﷺ

(ڈاکٹر محمد اقبال کی نظر میں)

زندہ اقوام اپنے اسلاف کے کارناموں کو فراموش نہیں کرتیں اور آئندہ نسلوں کو ان سے روشناس کرانے کے لئے ہر ممکن اہتمام کرتی ہیں۔ ان کی یاد میں محافل اور تقاریب کا انعقاد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

بقول اقبالؒ: یاد ایام سلف سے دل کو تڑپاتا ہوں میں
بہر تسکین تیری جانب دوڑتا آتا ہوں میں

اقبال کی آفاقی تعلیمات کے پس منظر میں اس شعر کی تطبیق جب کسی قوم پر مجموعی حیثیت سے کی جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح نظر آنے لگتی ہے کہ اسلاف سے محبت اور وارفتگی کی حد تک وابستگی ہی تسکین قلب اور جذبہ عمل کو بیدار کرنے کا ایک عمدہ طریق ہے۔

اسلاف کی یادگاریں قائم کرنا' ان کی زندگی کے اہم واقعات قلم بند کرنا' ان کی یاد میں جلسوں کا اہتمام' ان سب کا مقصود صرف اسلاف سے وابستگی کا اظہار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی شان و شوکت اور عظمت و سطوت کے اظہار کے لئے ایام اللہ منانے کا درس خود خالق کائنات نے دیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ (۲)

[ترجمہ : اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔] (کنزالایمان)

حضرت شاہ ولی اللہؒ تذکیر بایام اللہ کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :

"بیان الوقائع التی او جدھا اللہ سبحانہ و تعالیٰ من جنس تنعیم المطیعین و تعذیب المجرمین"(۳)

[ترجمہ : ان واقعات کا بیان جن کو خداوند تعالیٰ نے ایجاد فرمایا مثلاً اطاعت کرنے والوں کو انعام و جزا اور مجرموں کے لئے سزا]

مقصود یہ ہے کہ جن ایام میں رب کائنات نے پچھلی قوموں پر عذاب کیا' ان کا ذکر کر کے آنیوالی نسلوں کو ڈرایا جائے اور جن ایام میں انعام و اکرام کیا' ان سے آگاہ کر کے کردار کی بہتری کی طرف راغب کیا جائے۔

انہی ایام رحمت میں سے ایک ۱۲ ربیع الاول ہے کہ جس دن سرور کائنات' فخر موجودات' محسن انسانیت' مخزن جود و سخا' پیکر صدق و صفا' امام الانبیاء' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ علیہ التحیۃ و الثناء اس جہان رنگ و بو میں تشریف لائے۔ السیرۃ النبویہ میں لکھا ہے :

قال ابن اسحاق: ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شھر ربیع عام الفیل (٤)

[ترجمہ : ابن اسحاق نے کہا : اللہ کے رسول ﷺ' عام الفیل' ۱۲ ربیع الاول' سوموار کو پیدا ہوئے]۔

حضور نبی کریم ﷺ' رب کائنات کی ایک عظیم نعمت ہیں (۵) آپ کی بعثت پر خالق ارض و سماء نے اہل ایمان پر احسان جتلاتے ہوئے فرمایا :

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (٦)

[ترجمہ : بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا](کنزالایمان)

آپ کی خاطر یہ محفل رنگ وبو سجائی گئی۔ کائنات بنائی گئی اور ارض وسما کی تخلیق ہوئی۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں :**يقول الله عزوجل: و عزتي و جلالي. لولاك ما خلقت الجنة و لولاك ما خلقت الدنيا** (۷) [ترجمہ : اللہ عزوجل فرماتا ہے میری عزت اور جلال کی قسم 'اے محبوب ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ نہ ہوتے میں دنیا پیدا نہ کرتا]

اسی حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اقبالؒ نے ذکر کیا :۔

تیرے صید زبوں افرشتہ و حور
کہ شاہین شہ لولاک ہے تو!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور وابستگی کے اظہار کے لئے اہل اسلام پورا سال بالعموم اور **ربیع الاول** کے مہینے میں بالخصوص ایسی محافل اور تقاریب منعقد کرتے ہیں جن میں حمد باری تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور سیرت طیبہ کا ذکر کر کے حاضرین کو مستفید کیا جاتا ہے۔ ۱۲ **ربیع الاول** کو بطور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا کر فرمان خداوندی وذکربایام اللہ کی تعمیل کی جاتی ہے۔ محفل میلاد ہو یا عید میلاد النبیؐ' میلاد کانفرنس ہو یا سیرت کانفرنس' مقصود فقط محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت 'آپکی شخصیت اور سیرت و کردار سے روشناس کرانا اور آپ کی تشریف آوری پر رب العالمین کا شکر ادا کرنا ہے۔

محفل میلاد' دو الفاظ محفل اور میلاد کا مجموعہ ہے محفل کے لغوی معنیٰ "انجمن اور جلسہ"

کے ہیں(۹)

اقبال کہتے ہیں۔

تھا سراپا روح تو' بزم سخن پیکر ترا
زیب محفل بھی رہا' محفل سے پنہاں بھی رہا
(۱۰)

"گلزار معانی" میں محفل کے معانی یہ لکھے ہوئے ہیں: "لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ' مجلس' سبھا۔ سماج۔ سوسائٹی۔ انجمن"(۱۱)

محفل عربی زبان کا لفظ ہے اس کی جمع محافل ہے اس کے مترادف الفاظ حفل اور اجتماع ہیں۔ انگریزی میں "Ceremony" "Crowd" Meeting" اس کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں(۱۲)

"میلاد" کے معنی ہیں "وقت ولادت"(۱۳)

یوں جشن ولادت کے لئے الفاظ "عیدا لمیلاد"(۱۴)

بولے جاتے ہیں۔ محافل میلاد النبی ﷺ سے مراد ہے "وہ محفلیں یا لوگوں کے اجتماع جن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات کا تذکرہ ہو" اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کرنا' اس مقصد کے لئے اجتماعی سطح پر پروگرام منانا(۱۵) عید میلاد النبی کے ضمن میں محافل کا انعقاد' درحقیقت اس امر کا غماز ہے کہ اقوام عالم کو بتا دیا جائے کہ ۱۲ ربیع الاول وہ مبارک دن ہے جب سردر کائنات اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ پیدا ہوئے اور جو پیدا ہوا ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ یوں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا شرک کا خاتمہ کر کے توحید کا اعلان کرنا

ہے۔

تغیرات زمانہ سے لوگوں کے انداز فکر اور طبیعتوں میں تبدیلی آتی ہے لہٰذا رسوم ورواج کے انداز بھی بدل جاتے ہیں جبکہ روح برقرار رہتی ہے۔ ڈاکٹر اقبالؒ کے ہاں ان تغیرات افکار کو پیش نظر رکھنا امر لازم ہے۔ آپ اپنی تقریر "محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں فرماتے ہیں۔

"زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ انسانوں کی طبائع' ان کے افکار اور ان کے نقطہ ہائے نگاہ بھی زمانے کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ لہٰذا تہواروں کے منانے کے طریقے اور مراسم بھی ہمیشہ متغیر ہوتے رہتے ہیں اور ان سے استفادہ کے طریق بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنے مقدس دنوں کے مراسم پر غور کریں اور جو تبدیلیاں افکار کے تغیرات سے ہونی لازم ہیں ان کو مد نظر رکھیں" (١٦)

رب العالمین نے انبیاء کرام علیہم السلام کی محفل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور آمد کا ذکر فرماکر محفل میلاد کا آغاز فرمایا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ (١٧)

[ترجمہ : اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا] (کنزالایمان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے اجتماع میں آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا۔ ارشاد خداوندی ہے :۔

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا

بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ (۱۸)

[ترجمہ : اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے۔ ان کا نام احمد ہے] (کنزالایمان)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تخلیق کا ذکر خود بھی ہدایت کے ستاروں یعنی صحابہ کرام کی محفل میں کئی دفعہ فرمایا۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

اَنا مُحَمَّدُ بنُ عَبْدُاللّٰہِ بنُ عَبْدُالْمُطَّلِبْ، اِنَّ اللّٰہ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِم ثُمَّ جَعَلَھُم فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِم فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِل فَجَعَلَنِی فِیْ خَیْرِ ھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتاً فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِم بَیْتاً وَ خَیْرِ ھِمْ نَفْساً (۱۹)

[ترجمہ : میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا۔ پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا اور سب سے اچھی شخصیت بنایا]

ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث خیر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانا باعث برکت ہے۔ آپ کی ولادت کی خوشی میں ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تو عذاب میں تخفیف پائی (۲۰) حضرت حسان بن ثابتؓ نے مدحت مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کی تو آپؐ نے یوں دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَیِّدہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (۲۱) [ترجمہ : اے اللہ! حسان کی روح القدس یعنی جبریل کے ذریعے مدد فرما]

ہر دور میں ذکر ولادت مصطفیٰ ﷺ کی محفلیں سجتی رہیں۔ آپ کی آمد کے چرچے ہوتے رہے اور تغیرات افکار کے باعث انداز بدلتے رہے۔ روح محفل تو ذکر

مصطفٰےؐ رہی۔ آپؐ کے اسوہ حسنہ کا ذکر ہو یا معجزات کا ذکر' جمال کا ذکر ہو یا کمال کا' حسن کا ذکر ہو یا حسنات کا' صورت کا ذکر ہو یا سیرت کا' ولادت کا ذکر ہو یا حیات کا۔ پھر میلاد کانفرنس کی صورت میں ہو یا سیرت کانفرنس کی صورت میں۔ در حقیقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کا ہی ایک انداز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین دین ہے۔ آپ سے وابستگی کے بغیر سب بولہبی ہے۔ بقول اقبال :

بمصطفٰےؐ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بو لہبی است! (۲۲)

ابلیس کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اہل اسلام کے دل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت نکال دے۔ اپنے سیاسی فرزندوں کو پیغام دیتے ہوئے شیطان کہتا ہے :

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو (۲۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق پیدا کرنا' آپؐ کے اخلاق کریمانہ سے واقفیت حاصل کر کے اتباع کرنا۔ یوں خالق کائنات کی خوشنودی کا حصول ہی محافل میلاد کا مقصد ہے۔ محافل میلاد کی بدولت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی پیدا ہوتی ہے اور آپ کی سیرت سے آگاہی بھی۔ اور یہ چیز قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں :

"منجملہ ان مقدس ایام کے جو مسلمانوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں' ایک میلاد النبیؐ

کا دن بھی ہے۔ میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لئے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مدنظر رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے" (۲۴)

محافل میلاد : سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔

حضرت محمد بن علوی المالکی "حول الاحتفال" میں لکھتے ہیں :۔

"ان الاحتفال بالمولد النبوی الشریف تعبیر عن الفرح والسرور بالمصطفیٰ صلی الله علیه وسلم" (۲۵)

یہ دعوت الی اللہ کا عظیم وسیلہ ہیں (۲۶) اور انسان کے جذبہ تقلید و عمل کو برقرار رکھنے کا بہترین طریقہ ہیں۔ علامہ اقبالؒ جن کی زندگی مرکز ملت اسلامیہ یعنی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اصلاح احوال امت میں بسر ہوئی' جذبہ تقلید اور جذبہ عمل کو برقرار رکھنے کا اجتماعی طریق "محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کو قرار دیتے ہیں۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں منعقد ایک محفل میں خطاب کرتے ہوئے جذبہ تقلید و عمل برقرار رکھنے کے تین طریقے بیان کئے۔ جو یہ ہیں :۔

(۱) درود و سلام :۔

پہلا طریقہ درود و سلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ وہ ہر وقت درود پڑھنے کے مواقع نکالتے ہیں۔ عربوں کے متعلق سنا گیا ہے کہ اگر کہیں

دو آدمی لڑ پڑتے ہیں اور تیسرا باآوازبلند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھ دیتا ہے تو لڑائی فوراً رک جاتی ہے اور متخاصمین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آجاتے ہیں۔ اقبال کہتے ہیں: "یہ درود کا اثر ہے اور لازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یاد قلوب کے اندر اپنا اثر پیدا کرے" (۲۷)

(۲) محافل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

جذبہ عمل و تقلید قائم رکھنے کا اجتماعی طریقہ محافل میلاد ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا:۔

"مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور ایک شخص جو حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات سے پوری طرح باخبر ہو آپؐ کے سوانح زندگی بیان کرے تاکہ ان کی تقلید کا ذوق شوق مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو" (۲۸)

چونکہ اقبالؒ "محفل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں تقریر فرما رہے تھے لہٰذا فرمانے لگے:۔

"اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہم سب آج یہاں جمع ہوئے ہیں" (۲۹)

(۳) یادِ رسولؐ کی کثرت :۔

علامہ اقبال نے تیسرا طریقہ مشکل ترین قرار دیا۔ اس طریقہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کثرت سے اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہو جائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے کی جو کیفیت حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وجود مقدس سے

ہویدا تھی وہ آج تمہارے قلوب کے اندر ہو جائے (۳۰) حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں :۔

آدمی دید ست باقی پوست ست
دید آنست آنکہ دید دوست ست

(۳۱)

[ترجمہ : آدمی تو بینائی ہے' باقی کھال ہے' دید تو دراصل محبوب کی دید ہے]

اس مشکل ترین تیسرے طریق کے لئے اقبالؒ نے اولیاء اللہ' بزرگان دین کی صحبت میں بیٹھ کر روحانی انوار حاصل کرنا ضروری قرار دیا۔ اقبال کہتے ہیں کہ :۔

"یہ جوہر انسانی کا انتہائی کمال ہے کہ اسے دوست کے سوا اور کسی چیز کی دید سے مطلب نہ رہے۔ یہ طریقہ بہت مشکل ہے۔ کتابوں کو پڑھنے یا میری تقریر سننے سے نہیں آئے گا۔ اس کے لئے کچھ مدت نیکوں اور بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر روحانی انوار حاصل کرنا ضروری ہے" (۳۲)

یہ تیسرا طریق میسر نہ ہو تو دوسرا طریق یعنی اجتماعی طریقہ بصورت محفل میلاد غنیمت جاننا چاہیے (۳۳)

راقم الحروف (ڈاکٹر مطالی) کہتا ہے کہ محافل میلاد ہر سہ طریق کا مجموعہ ہیں کہ ان میں حمد باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ بارگاہ نبوت میں درود و سلام کے نذرانے بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ ولادت نبویؐ' سیرت طیبہ کا تذکرہ ہوتا ہے اور بزرگان دین کی صحبت بھی نصیب ہوتی ہے۔ سیدنا محمد بن علوی المالکی فرماتے ہیں :۔

"اننا نقول بجواز الاحتفال بالمولد الشریف والاجتماع بسماع سیرته والصلوٰة والسلام علیه والمدائح الّتی تقال فی حَقّهٖ وَ اِطعَامُ الطَّعَامُ و

ادخال السرور علی قلوب الامۃ" (۳۴)

[ترجمہ : ہم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل اور اجتماعات کے متعلق اس امر کے قائل ہیں کہ ان سے ہمارا مقصد سیرت طیبہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنا، آپ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام پیش کرنا، آپؐ کے محامد و اوصاف سننا، کھانا کھلانا اور حضورؐ کی امت کے دلوں کو خوش کرنا ہے]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں :۔

" فیستحب لنا ایضاً اظہار الشکر بمولدہ بالاجتماع و اطعام الطعام و نحو ذالک من وجوہ القربات و اظہار المسرات"(۳۵)

[ترجمہ : ہمارے لئے یہ بھی مستحب ہے کہ ہم اظہار تشکر کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر مسلمان بھائیوں کا اجتماع عام منعقد کریں، کھانا کھلائیں اور اس طرح کی دیگر تقریبات کا انعقاد کریں اور خوشیوں کا اظہار کریں]

ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے نزدیک محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم در حقیقت اتباع سنت کا ذوق پیدا کرنے کا وسیلہ ہیں اور اتباع سنت سے خاص اخلاقی ذوق پیدا ہوتا ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے اقبالؒ فرماتے ہیں :۔

"حضرت مولانا روم بازار میں جا رہے تھے۔ آپؒ کو بچوں سے بہت محبت تھی۔ کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ ان سب نے مولانا کو سلام کیا اور مولانا ایک ایک کا سلام الگ الگ قبول کرنے کے لئے دیر تک کھڑے رہے۔ ایک بچہ کہیں دور کھیل رہا تھا۔ اس نے وہیں سے پکار کر کہا کہ حضرت ابھی جایئے گا نہیں۔ میرا سلام لیتے جایئے۔ تو مولانا نے بچہ کی خاطر دیر تک توقف فرمایا اور اس کا سلام لے کر گئے۔ کسی نے پوچھا

حضرت آپ نے چہ کے لئے اس قدر توقف کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کا واقعہ پیش آتا تو حضورؐ بھی یونہی کرتے" (۳۶)

علامہ اقبال اسی تقریر (۳۷) میں علماء کو درس دیتے ہیں کہ ایسی محافل میں لوگوں کو اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دیں اور علماء کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔

ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ ہے کہ اجتماعات منعقد کر کے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت، بچپن کے واقعات سنائے جائیں اور سیرت طیبہ سے روشناس کرایا جائے۔ آپؐ کی ولادت اور آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جائے اور تغیرات زمانہ کے مطابق خوشی کے مناسب انداز اختیار کیے جائیں۔ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور ضیافت کی جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد اور سیرت کے واقعات قلم بند کر کے اگلی نسلوں کی راہنمائی کی جائے۔ نظم اور نثر میں نعت اور درود وسلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کر کے ایک نمونہ فراہم کیا جائے۔

پہلی صورت کو ظاہری جبکہ دوسری کو معنوی کہا جا سکتا ہے۔ ملا علی قاریؒ نے "میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی توجہ تحریر یوں قلمبند کی:

"وانا لما عجزت عن الضيافة الصورية، كتبت هذه الا وراق لتصير ضيافة معنوية نورية، مستمرة علىٰ صفحات الدهر، غير مختصة بالسنة والشهر، وسميته بالمورد الروى فى المولد النبوى" (۳۸)

[ترجمہ: بایں وجہ کہ میں صورۃً مہمان نوازی سے عاجز ہوں تو میں نے معنوی نورانی مہمان نوازی کے لئے یہ کتاب لکھ دی تاکہ رہتی دنیا تک روئے زمین پر موجود رہے اور میں نے اس کا نام رکھا ہے: **المورد الروی فی المولد النبوی** یعنی میلاد نبوی پیاسے کے لئے سیرابی کا ذریعہ]

ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو صورتوں میں منعقد کی: مجالس میں ذکر مصطفیٰ کیا۔ تقاریر کے ذریعے اظہار خیال فرمایا اور نظم ونثر کی صورت میں بصورت تحریر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت اور وابستگی کا اعلان بھی کیا۔ معنوی صورت میں محفل میلاد کے انعقاد کے ضمن میں کلام اقبال سے نظم ونثر کے چند نمونے یہ ہیں:۔

(۱)۔ جواب شکوہ کے بتیسویں (۳۲) بند میں فرمایا:۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے (۳۹)

• جواب شکوہ کے بند نمبر ۳۳ سے لیکر ۳۶ تک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔

ہو نہ یہ پھول' تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو' خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو' تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامن کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے
مردم چشم زمیں، یعنی وہ کالی دنیا
وہ تمہارے شہداء پالنے والی دنیا
گرمیٔ مہر کی پروردہ، ہلالی دنیا
عشق والے جسے کہتے ہیں بلالی دنیا
تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کی طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

☆

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تری
مرے درویش! خلافت ہی جہانگیر تری
ماسوا اللہ کے آگ ہے تکبیر تری
تو مسلمان ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
(۴۰)

(۲)۔ اپنی نظم "طلوع اسلام" میں ذکر مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، عاشقان رسول کو سنانے کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

بہ مشتاقان حدیث خواجۂ بدر و حنین آور
تصرف ہائے پنہانش بچشم آشکار آمد!
(۴۱)

[ترجمہ: بدر و حنین کے آقا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک حضورؐ کے مشتاقوں کو سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پوشیدہ تصرف فرمائے، وہ میری آنکھوں پر روز روشن کی طرح آشکارا ہیں۔]

(۳)۔ "قصیدہ بہ اتباع سینائی" میں فرمایا:

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طاہا!

(۴)۔ مثنوی "رموز بے خودی" میں فرمایا:۔

یعنی آں شمع شبستان وجود
بود در دنیا و از دنیا نبود
جلوہ ی او قدسیان را سینہ سوز
بود اندر آب و گل آدم بنوز
(۴۲)

[ترجمہ : وہ پاک ذات جسے ہستی کے شبستان میں شمع کی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی جس کی وجہ سے اندھیرے کی جگہ اجالا ہوا۔ دنیا میں موجود رہی لیکن دنیا سے کوئی تعلق پیدا نہ کیا۔ جب آدم علیہ السلام آب و گل ہی میں تھے یعنی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ فرشتوں کے سینوں میں حرارت پیدا کر رہا تھا]

یہاں مشہور احادیث "اَوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" (۴۴)

اور "کُنْتُ نَبِیّاً وَ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْن" (۴۵) کی طرف اشارہ ہے۔

(۵)۔ "رموزِ بے خودی" کے نویں باب (رسالت محمدیہ کا نصب العین) میں اقبال نے واضح کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت لوگوں کی حالت دگرگوں تھی۔ انسان دنیا میں انسانوں کی عبادت کرتے۔ کسریٰ اور قیصر کے دبدبے تلے لٹے جا رہے تھے۔ غریبوں کی اجڑی کھیتیوں سے بھی خراج وصول کیا جا رہا تھا۔ ہندومت میں برہمن کی بالادستی تھی۔ انسان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے کہ اس عالم دنیا میں رحمت عالمؐ تشریف لائے۔ آپؐ کی آمد سے لوگوں کے حقوق کی حفاظت ہوئی۔ غلامی کی زنجیریں ٹوٹ گئیں۔ مزدوروں کی دادرسی ہوئی، غور و فکر کے دروازے کھل گئے۔ (۴۶) ڈاکٹر اقبال نے فرمایا :۔

تا امینِ حقّ بحقداران سپرد
بندگاں را مسند خاقان سپرد
شعلہ ہا از مردہ خاکستر کشاد
کوہکن را پایۂ پرویز داد
اعتبار کارہندان را فزود

خواجگی از کار فرمایان ربود
قوت او ہر کہن پیکر شکست
نوع انسان را لمحصار تازہ بست
تازہ جان اندر تن آدم دمید
بندہ را باز از خداوندان خرید
زادن او مرگ دنیای کہن
مرگ آتشخانہ و دیر و شمن
حریت زاد از ضمیر پاک او
این می نوشین چکید از تاک او
عصر نو کاین صد چراغ آوردہ است
چشم در آغوش او وا کردہ است (۴۷)

[ترجمہ : یہاں تک کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے امانت دار وجود کا ظہور ہوا۔ تمام حقداروں کو ان کے حق مل گئے اور جن لوگوں کو مختلف اشخاص غلام بنائے بیٹھے تھے' انہیں بادشاہی کی مسند دے دی۔

(۲)۔اس وجود پاک نے ٹھنڈی راکھ سے زندگی کے شعلے پیدا کئے۔ پہاڑ کاٹنے والے مزدور کو پرویز جیسے بادشاہ کے برابر رتبہ مل گیا۔

(۳)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مزدوروں کی عزت بڑھ گئی۔ جو لوگ کار فرما بنے بیٹھے تھے' ان سے آقائی اور برتری کا منصب چھین لیا گیا۔

(۴)۔رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پرانے ڈھانچے کی قوت توڑ کر رکھ دی اور

عالم انسانیت کے گرد ایک نیا حصار حفاظت کے لئے قائم کر دیا۔

(۵)۔ آدمی کے جسم میں نئی جان ڈالی۔ غلاموں کو ان کے مالکوں سے خرید کر آزاد کر دیا۔

(۶)۔ اس وجود پاک کا ظہور پرانی دنیا کے لئے موت کا پیغام تھا۔ آتش کدے سرد ہو گئے۔ بت خانوں کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

(۷)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمیر پاک سے آزادی پیدا ہوئی۔ یہ لذیز شربت اسی کے انگور کا تھا۔

(۸)۔ عہد جدید نے سینکڑوں چراغ پیدا کئے۔ اس عہد کی آنکھ اسی پاک وجود کی آغوش میں کھلی تھی]

(۶)۔ "رموز بے خودی" کے آخر میں "عرض حال مصنف بحضور رحمتہ للعالمین" کے تحت پینسٹھ ۶۵ اشعار فارسی زبان میں ذکر کیے، جن میں حضورؐ کی تشریف آوری کی بدولت کائنات کے رنگ وبو میں آنیوالی تبدیلیوں، علوم اور اعمال میں نکھار کائنات کی قوتوں کے درجہ کمال حاصل کرنے کا ذکر کیا۔ پندرہ اشعار (۹۔ ۲۳) میں مسلمانوں کی کم نصیبی اور حق ناشناسی۔ چودہ اشعار (۲۴۔ ۳۷) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں التجا اور (۳۸ تا ۶۵) کا عنوان "سایہ دیوار روضہ رسول میں مرقد کی آرزو" مناسب ہے۔

پہلا شعر یوں ہے۔

ای ظہور تو شباب زندگی
جلوہ ات تعبیر خواب زندگی (۴۸)

[ترجمہ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور زندگی کا شباب ہے۔ آپ کا جلوہ زندگی کے خواب کی تعبیر ہے]

(۷)۔ مثنوی پس چہ باید کرد میں بعنوان "در حضور رسالت مآب" دس اشعار بیان کیے جن میں اپنی فریاد، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپؐ کے ذکر کو روحانیت کا منبع ہونا، بیان کیا۔ آپ نے فرمایا:

ذکر تو سرمایہ ذوق و سرور
قوم را دارد بہ فقر اندر غیور
(۴۹)

[ترجمہ : اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا ذکر ذوق و سرور یعنی روحانیت کا سرمایہ ہے۔ اسی سے قوم کو فقر میں غیور رہنا نصیب ہوتا ہے۔]

(۸)۔ حکیم محمد حسن قرشی لکھتے ہیں:

"ایک رات میں ان کی خدمت میں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا ذکر شروع ہو گیا' تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ نے اس کی پیروی کی بے حد تاکید فرمائی۔ ثابت کیا کہ آپ کا پیکر اطہر مجسم اسلام ہے" (۵۰)

(۹)۔ محمد حسین عرشی نے علامہ اقبال کے سامنے سرمد کا یہ شعر پڑھا:

ملا گوید احمد بہ فلک بر شد
سرمد گوید فلک باحمد در شد

اس پر علامہ اقبالؒ نے فرمایا:

"یہ شعر رومی کے ایک شعر سے مستفاد ہے۔ جس کا ؤقعہ مثنوی میں اس

طرح ہوا ہے : کہ حلیمہ سعدیہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت سے فارغ ہوئیں تو آپ کو لے کر عازم مکہ ہوئیں۔ حرم میں پہنچیں، تو ایک غیبی آواز سنی کہ اے حلیم ! آج تجھے بے اندازہ شرف حاصل ہونے والا ہے الخ۔ حلیمہ اس آواز کی طرف متوجہ ہوئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بٹھادیا اور صاحب آواز کا سراغ لگانے کے لئے ادھر ادھر دوڑنے لگیں۔ جب کامیاب نہ ہوئیں تو واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا، سخت متحیر و مغموم ہوئیں۔ اتنے میں ایک پیر مرد نمودار ہوا۔۔۔ پیر مرد نے عزیٰ کو سجدہ کیا اور اس کی ثنا کے بعد مناجات شروع کی کہ حلیمہ سعدیہ کا بچہ گم ہو گیا ہے۔ اس بچے کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ جب اس کے منہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نکلا تو سب بت سجدہ میں گر پڑے اور پکارے کہ اے مرد پیر ! جا ہمیں اس سے زیادہ نہ جلا الخ" (۵۱)

علامہ اقبالؒ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ وابستگی تھی۔ مولانا الطاف حسین حالی کی مسدس اکثر سنا کرتے تھے۔ مرزا جلال الدین لکھتے ہیں :۔

"حضور سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف میں وہ بند جو "وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا" سے شروع ہوتے ہیں یا جو مسدّس حالی کے آخر میں ہیں انہیں بطور خاص مرغوب تھے۔ ان کو سنتے ہی ان کا دل بھر آتا اور وہ اکثر بے اختیار رو پڑتے۔ اسی طرح اگر کوئی عمدہ نعت سنائی جاتی تو ان کی آنکھیں ضرور پرنم ہو جاتیں۔ (۵۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقبال کی وابستگی کا ذکر ملفوظات اقبال میں کئی جگہ ملتا ہے (۵۳) پھر مقالات اقبال میں تو آپؒ کی ایک تقریر بسلسلہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اقبال بھی دیگر اہل ایمان کی

طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور سیرت مطہرہ کے واقعات بیان کرنے کو باعث سعادت سمجھتے اس سلسلہ میں منعقد محافل کو جذبہ تقلید و عمل ابھارنے کے لئے غنیمت قرار دیتے تھے۔ محافل میلاد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی امت محمدیہ کا شیوہ ہے۔ اسی تعلق کا اظہار امام احمد رضا حنفیؒ نے یوں کیا ہے:

دلم قربا نم اے دود چراغ محفل مولد
زتاب جعد مشکینت چہ خوں افتاد در دلہا
غریق بحر عشق احمدیم از فرحت مولد
کجا دانند حال ما سبکسار ان ساحلہا (۵۴)

حواشی

(۱)۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیات اقبال (اردو) [شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۱ء] صفحہ ۷۷، بانگ درا، نالۂ فراق

اگرچہ اقبال نے یہ شعر آرنلڈ کی یاد میں لکھا، لیکن آفاقیت کے اعتبار سے اس کا انطباق ہر اس فرد یا مجموعۂ افراد یعنی قوم پر کیا جا سکتا ہے جو اپنے اسلاف سے وہی انس، محبت اور وابستگی رکھتی ہو جو اقبال کو اپنے استاد سے تھی یا اس سے زیادہ تعلق رکھتی ہو۔

(۲)۔ القرآن الکریم، (۱۴:۵)

(۳)۔ شاہ ولی اللہؒ، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (المکتبۃ العلمیہ، لاہور، ۱۹۷۰ء) صفحہ ۲

(۴)۔ابن ہشام' السیرة النبویة (مصطفی البابی الحلبی و اولاده' مصر' ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء) جلد۱ صفحہ ۱۶۷

(۵)۔ حضرت ابن عباسؓ نے آیت کریمہ اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا کے تحت فرمایا: اَیْ كَفَرُوا بِمُحَمَّدٍ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالْقُرْاٰن الخ

(تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس لابی طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی' تاج کتب خانہ' مردان' صوبہ سرحد' پاکستان) صفحہ ۱۶۲' سورہ ابراہیم آیت ۲۸

(۶)۔القرآن الکریم :(۳ : ۱۶۴)

(۷)۔الدیلمی' ابو الشجاع' شیرویہ بن شہردار :

فردوس الاخبار (دار الکتاب العربی' بیروت' لبنان' ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء) جلد ۵' صفحہ ۳۳۸۔

امام ابن حجر مکیؒ لکھتے ہیں : وفی حدیث رواه صاحب شفاء الصدور وغیرہ قال الله : یا محمد وعزتی وجلالی لولاک ماخلقت ارضی ولاسمائی الخ

(الفتاویٰ الحدیثیہ' مصطفیٰ البابی الحلبی واولاده' مصر' ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء' صفحہ ۱۸۹: مطلب فی جماعۃ یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

امام حاکمؒ نے "مستدرك" میں حضرت ابن عباسؓ سے ایك روایت میں الفاظ "فلولا محمد ما خلقت آدم و لولا محمد ما خلقت الجنة ولا النار" ذکر کیے اس روایت کے بارے میں فرمایا: "هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه" (ابو عبدالله الحاکم النیشا پوری' المستدرك علی الصحیحین' دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان. ص.ب. ۱۱.۵۸۶۹' جلد۲ صفحه ۶۱۴.۶۱۵' کتاب التاریخ)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مکتوبات میں بلفظ " لولاك لما اظهرت الربوبية" ذکر کیا۔ (دفتر سوم مکتوب: ۱۲۲)

مزید تخریج کے لئے بندہ (ڈاکٹر مطالی) کا مقالہ پی۔ایچ۔ڈی بعنوان "مکتوبات مجدد الف ثانی، تخریج احادیث" (پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۹۲ء) جلد دوم صفحہ ۸۸۵ دیکھیں۔ بارہ سو صفحات پر مشتمل یہ مقالہ [illegible] سید المحققین، استاذ الدکاتیر، پیکر صدق و صفا قبلہ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی مدظلہ العالی کی زیر نگرانی لکھا اور ستمبر ۱۹۹۲ء میں پنجاب یونیورسٹی میں جمع کرایا۔ اس پر ۱۹۹۴ء میں راقم کو Ph.D کی ڈگری عطا فرمائی گئی۔

(۸)۔ محمد اقبال، ڈاکٹر: کلیات اقبال (اردو) صفحہ ۶۷۳

[ترجمہ: فرشتے اور حوریں تیرے معمولی شکار ہیں۔ اس لئے کہ تو شاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پالا ہوا شاہین ہے]

(۹)۔ نسیم امروہی، فرہنگ اقبالؒ (اظہار سنز، لاہور، ۱۹۸۴ء) صفحہ ۷۱۵

(۱۰)۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیات اقبال (اردو) صفحہ ۲۶ (بانگ درا، مرزا غالب)

اس شعر میں "محفل" بزم، جلسہ، انجمن کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(۱۱)۔ گلزار محمد، خواجہ، گلزار معانی (خواجہ بک ڈپو، لاہور۔) صفحہ ۱۳۵۷

(۱۲)۔ ماخوذ از: القاموس المدرسی، تالیف الیاس انطون الیاس (دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۸۴ء) حصہ عربی و انجلیزی صفحہ ۹۶

(۱۳)۔ کیرانوی، وحید الزماں، القاموس الفرید (صابری دار الکتب، لاہور، ۱۹۸۲) صفحہ ۶۷۱

۱۴۔ ایضاً

(۱۵)۔اپنے لغوی اعتبار سے "عید" جشن کے معنوں میں مستعمل ہے۔ عید یعید تعیدا کے معنی ہیں "جشن منانا' عید منانا" (القاموس الفرید صفحہ ۴۵۸)

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے :

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ (۵:۱۱۴)

[ترجمہ : عیسیٰ بن مریم نے عرض کی : اے اللہ! اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو' ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی] (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مائدہ کو "عید" فرمانا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت طارق بن شہاب روایت فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت : اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا : مجھے معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی۔ یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ اس دن جمعۃ المبارک تھا۔

(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ' جامع ترمذی مع اردو ترجمہ از مولانا محمد صدیق ہزاروی' فرید بک سٹال' اردو بازار' لاہور' ۱۹۸۴ء جلد ۲ صفحہ ۳۹۶' حدیث نمبر ۹۶۴)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا : فانها نزلت فی يوم عيدين فی يوم الجمعة و يوم عرفة (بلاشبہ یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفۃ کے دن نازل ہوئی)

(جامع ترمذی حدیث نمبر ۹۶۵)

علامہ محمد شفیع اوکاڑوی فرماتے ہیں:

نعمت عظمیٰ کے حصول کے دن کو عید کا دن کہنا یا منانا کتاب و سنت سے ثابت ہے لہٰذا حضور سید عالم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا دن بلاشبہ یوم عید ہے (برکات میلاد شریف'ضیاء القرآن پبلی کیشنز'لاہور ۱۹۸۹ء) صفحہ ۱۵۔ بلکہ یہ اکبر الاعیاد یعنی عیدوں سے بڑی عید ہے (مطالی)

(۱۶)۔ عبدالواحد معینی' سید (مرتب)' مقالات اقبال (آئینہ ادب' انارکلی' لاہور' ۱۹۸۸ء) صفحہ ۲۳۶

(۱۷)۔ القرآن الکریم: (۳: ۸۱)

(۱۸) ایضاً: (۶۱: ۶)

(۱۹)۔ جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۶۶'ابواب المناقب'حدیث نمبر ۱۵۴۱

(۲۰)۔ البخاری' ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل' صحیح البخاری (نور محمد / اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب' کراچی' ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء) جلد ۲'کتاب النکاح۔

باب: و امھاتکم الّٰتی ارضعنکم (فلما مات ابو لھب .... ثویبہ)

(۲۱)۔ مسلم بن الحجاج النیشاپوری' امام' صحیح مسلم مع شرح نوری) [قدیمی کتب خانہ' کراچی ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء] جلد ۲ صفحہ ۳۰۰'کتاب الفضائل' باب فضائل حسان بن ثابتؓ + صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۰۹'کتاب الادب' باب ھجاء المشرکین

(۲۲)۔ کلیات اقبال (اردو) صفحہ ۶۹۳ [ارمغان حجاز' حسین احمد]

[ترجمہ: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی حاصل کر کہ دین آپ کی تعلیمات ہی ہے۔ اگر ان سے استفادہ نہ کر سکا تو سبھی علم باطل قرار پائے گا]

(۲۳)۔ ایضاً صفحہ ۶۱۰ [ضرب کلیم 'ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام]
اس شعر کا مقصود یہ ہے کہ : مسلمان اگرچہ دنیوی مال و اسباب سے بے بہرہ ہے' فاقے کاٹ رہا ہے اور موت سے نہیں ڈرتا۔ مذہب کا بدستور پابند ہے۔ اسے مذہب سے بیگانہ بنانے کی صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اس کے دل سے نکال دو' جسے وہ اپنے جسم کے لئے روح کے برابر سمجھ رہا ہے۔

(۲۴)۔ مقالات اقبال صفحہ ۲۳۷ (محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۵)۔ محمد بن علوی المالکی الحسینی' **حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف** (شرکت حنفیہ۔ گنج بخش روڈ' لاہور۔ ۱۴۰۳ھ) حصہ عربی صفحہ ۴

(۲۶)۔ استاد مسجد الحرام مکۃ المکرمہ' حضرت محمد بن علوی فرماتے ہیں: **ان هذه الاجتماعات هی وسیلة كبریٰ للدعوة الیٰ الله** (حول الاحتفال صفحہ ۴)

(۲۷)۔ مقالات اقبال صفحہ ۲۴۳ مقالہ ۱۱ (محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۸)۔ ایضاً

(۲۹)۔ ایضاً

(۳۰)۔ ایضاً

(۳۱)۔ رومی' جلال الدین' مولانا' مثنوی مولوی معنوی (مع اردو ترجمہ از قاضی سجاد حسین) [فرید بک سٹال' اردو بازار' لاہور] دفتر اول صفحہ ۶۶ از کر : آمدن رسول قیصر

ڈاکٹر اقبال نے یہ شعر یوں بیان کیا :

آدمی دید است باقی پوست است
دید آں باشد کہ دید دوست است

(مقالات اقبال صفحہ ۲۳۸)

آپ نے اسے بال جبریل میں ذکر کیا (کلیات اقبال اردو صفحہ ۴۶۶)

(۳۲)۔ مقالات اقبال صفحہ ۲۳۸

(۳۳)۔ ایضاً (ماخوذ)

(۳۴)۔ محمد بن علوی المالکی' حول الاحتفال صفحہ ۴

(۳۵)۔ سیوطی' جلال الدین' عبدالرحمٰن بن ابی بکر' الحاوی للفتاوی (المکتبۃ النوریۃ الرضویہ' فیصل آباد) جلد ۱ صفحہ ۱۹۶' رسالہ: "حسن المقصد فی عمل المولد"

(۳۶)۔ مقالات اقبال صفحہ ۲۴۰

(۳۷)۔ ایضاً

(۳۸)۔ علی قاری' ملا' المورد الروی فی المولد النبوی (مرکز تحقیقات اسلامیہ' شادمان' لاہور' ۱۹۸۰ء) صفحہ ۳۴

(۳۹)۔ محمد اقبال' ڈاکٹر' کلیات اقبال صفحہ ۲۰۷ (بانگ درا)

(۴۰)۔ ایضاً صفحہ ۲۰۷۔۲۰۸

(۴۱)۔ ایضاً صفحہ ۲۷۵

(۴۲)۔ ایضاً صفحہ ۳۱۸ (بال جبریل)

کلیات میں لفظ "طاہا" مذکور ہے جبکہ عربی تلفظ میں یہ "طٰه" ہے۔

(۴۳)۔ محمد اقبال' ڈاکٹر' کلیات اقبال (فارسی) [اقبال اکادمی پاکستان' لاہور' ۱۹۹۰ء] صفحہ ۱۲۳

(۴۴)۔ اس روایت کو علامہ عین القضاۃ ہمدانیؒ: "تمہیدات"۔

علاؤالدین سمنانیؒ: "العروۃ لاھل الخلوۃ والجلوۃ"۔ نجم الدین رازیؒ: "مرصاد العباد"۔ ابو محمد روزبھان: "شرح الحجب والأستار"۔ علامہ عزالدین کاشانی: "مصباح الھدایہ" اور سید حسین واعظ کاشفی نے تفسیر حسینی میں مرفوعاً بلفظہٖ

بیان کیا۔ ملا علی قاریؒ : "مرقاۃ المفاتیح"۔ عبدالوہاب شعرانی : "الیواقیت و الجواہر" زرقانی : "شرح المواہب" اور علامہ فاسیؒ نے "مطالع المسرات" میں بھی ذکر کیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اسے صحیح حدیث قرار دیا۔ (دیکھئے : مکتوبات مجدد الف ثانی / تخریج حدیث' جلد ۲ صفحہ ۸۷۲۔۸۷۳)

(۴۵)۔ غلام رسول مہر لکھتے ہیں :

"یہاں اشارہ اس مشہور عام حدیث کی طرف ہے۔ کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین : میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدمی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ لیکن یہ حدیث ثابت نہیں اور جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے' شاعر مناقب میں عموماً حدود و تحقیق کے پابند نہیں رہتے"

(غلام رسول مہر' مطالب اسرار و رموز' شیخ غلام علی اینڈ سنز' لاہور' سن ندارد' صفحہ ۲۷۷)

راقم الحروف (ڈاکٹر مطالی) کہتا ہے کہ علقمی نے "شرح الجامع الصغیر" میں اسے صحیح حدیث قرار دیا۔ امام غزالیؒ نے "روضۃ الطالبین"۔ ابن عربی : "الفتوحات المکیہ"۔ شہاب الدین سہروردی : "عوارف المعارف"۔ عین القضاۃ ہمدانی : "تمہیدات"۔ نجم الدین رازی : "مرصاد العباد"۔ سمنانی : "العروۃ" ابوالحسن بکری : "الانوار"۔ الدیار بکری : "تاریخ الخمیس"۔ شعرانی : الیواقیت والجواہر" اور زرقانیؒ نے "شرح المواہب" میں مرفوعاً بلفظہٖ بیان کیا البتہ زرکشی نے "الالی المنثورہ" میں ذکر کر کے بے اصل قرار دیا۔ (ماخوذ از مکتوبات مجدد الف ثانی / تخریج احادیث مقالہ پی۔ ایچ۔ ڈی' ڈاکٹر بابر بیگ مطالی' جلد ۲ صفحہ ۹۸۹۔۹۹۰)

پھر علامہ اقبال کا اشارہ حدیث ترمذی کی طرف بھی ہے جس میں مروی ہے

که "قیل: یا رسول اللہ! متی کنت نبیاً؟ او کتبت نبیاً قال: وادم بین الروح و الجسد" (مکتوبات مجدد الف ثانی صفحہ ۹۸۹)

(۴۶)۔ڈاکٹر محمد اقبال کلیات اقبال (فارسی) صفحہ ۱۱۵

(۴۷)۔ایضاً صفحہ ۱۱۵۔۱۱۶

(۴۸) ایضاً صفحہ ۱۷۱

(۴۹)۔ایضاً صفحہ ۱۹۷

(۵۰)۔ محمود نظامی ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات از ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی (اقبال اکادمی پاکستان لاہور ۱۹۷۷ء) صفحہ ۲۸۵ مضمون "حکیم مشرق"

(۵۱)۔ایضاً صفحہ ۶۰۔۶۱ مضمون "علامہ اقبال کی صحبت میں"

(۵۲)۔ایضاً صفحہ ۹۸ مضمون "میرا اقبال"

(۵۳)۔ ایضاً صفحات ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۲۷

(۵۴)۔امام احمد رضاء اعلیٰ حضرت حدائق بخشش (شبیر برادرز لاہور ۱۹۸۸) حصہ دوم صفحہ ۲

محافلِ میلاد اور دینی تقریبات کے فروغ کیلئے چند ضروری گذارشات

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

تاریخ شاہد ہے کہ حضرت سید مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی برصغیر پاک وہند میں تشریف آوری اور آپ کے اخلاقی وروحانی اثرات سے ایک زمانہ فیض یاب ہوا۔ حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی، حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی علمی روحانی اور تبلیغی مساعی جمیلہ سے لاکھوں جنوں، انسانوں اور دنیا بھر کے اولیاء کرام اور علماء عظام فیضیاب ہوئے، حضرت خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی تبلیغ سے تقریباً 90 لاکھ غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ امام الطریقت حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری المعروف شاہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی علمی وروحانی برکات اور آپ کے خانقاہی نظام سے پوری دنیا کے مسلمانوں نے خوشہ چینی کی بادشاہ، امراء، وزراء اور عام انسانوں نے آپ کی تعلیمات سے استفادہ کیا اور جس سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو فروغ حاصل ہوا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اکبر اور جہانگیر جیسے جابر سلاطین کے سامنے کلمہ حق بلند کیا اور دین الٰہی اکبر شاہی کو جڑ سے اکھیڑ پھینکا اور ہزارہ دوم میں تجدید احیائے دین کا ایسا کارنامہ سرانجام دیا جس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ آپ نے کفر و شرک والحاد کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور گمراہی میں ڈوبی ہوئی مخلوق خدا کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کے راستے پر گامزن کر دیا۔ اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ نے مسلمانوں کو اتباع سنت کا درس دے کر اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کا مقرب ودیوانہ بنا دیا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر ولی کامل بیک وقت ایک جماعت، ایک ادارہ، ایک تنظیم اور ایک انجمن کا کام سرانجام دیتا ہے۔ مسلمانوں کو اتحاد، صبر اور اخوت و بھائی چارے کی

تعلیم دے کر امن و سلامتی سکون و طمانینت کی دولت سے نواز دیتے ہیں۔ اس لئے اولیائے کرام سے وابستہ رہ کر ان کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔ اولیائے کرام سے وابستگی، مزارات کی حاضری، سادات کی عزت و تکریم کرنا اور عشق رسول کو فروغ دینا دور حاضر کی اہم ضرورت ہے۔ تعلیمات اولیاء اللہ پر عمل کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اولیاء کرام کے عرس مبارک کو ان کی تعلیمات کے عام کرنے کا ذریعہ بنایا جائے اور گیارہویں شریف اور عرسوں کی محفلوں کو شریعت اور سنت کے مطابق مزین کیا جائے۔ ڈھول باجے گانے اور غیر شرعی رسومات سے ان محفلوں کو پاک رکھا جائے۔ اور ان محافل میں بزرگان دین کی تعلیمات پر مبنی پر مغز مقالہ جات اور تقاریر کا اہتمام کیا جائے، مقررین اور مقالہ نگار حضرات دوران تقریر اور مقالہ پیش کرتے وقت اور اس کی تیاری میں دینی حمیت کا ثبوت دیں اور دینی تبلیغی مشن سمجھ کر اس بابرکت کام کو سرانجام دیں تاکہ اولیائے کاملین کی تعلیمات بہترین طریقہ سے عوام الناس تک پہنچ سکیں۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک اور عقائد و افکار تعلیمات مجددیہ کے عین مطابق تھے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ کے روحانی پیشوا ہیں اور آپ کی تعلیمات تمام سلاسل ہائے روحانی کو محیط ہیں۔ اس لئے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنا ہر پاکستانی کا دینی ملی اور قومی فریضہ ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے برصغیر پاک و ہند میں دو قومی نظریہ کی بنیاد رکھی اور مملکت خداداد پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی اور تعلیمات حضرت مجدد الف ثانیؒ ہی پاکستان کی اساس ہیں اور آپ کی تعلیمات ہی پاکستان کے بقاء اور سالمیت کی ضامن ہیں۔ اس لئے نظریہ پاکستان کے

تحفظ ملکی سلامتی اور بقاء کیلئے تعلیمات مجددیہ کو عام کیا جائے۔ اور آپ کے عقائد و افکار کو عام کرنے کے لئے علماء کرام' مشائخ عظام' دانشوروں' پروفیسروں اور ریسرچ سکالروں کو اپنی اپنی سطح پر اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے پاکستانی قوم کی رہنمائی کرنا ہو گی اور مدارس عربیہ' سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء اور عوام الناس پر لازم ہے کہ وہ علماء کرام مشائخ عظام دانشوروں' پروفیسروں اور ریسرچ سکالروں کی تقاریر کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں تیار کریں اور نوجوان نسل کو گمراہی اور بے حیائی سے بچانے کیلئے ان ریکارڈ شدہ کیسٹوں کو لکھ کر چھپوانے کا اہتمام کیا جائے اور طباعت شدہ لٹریچر کو کالجوں' یونیورسٹیوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں مفت تقسیم کرنے کا اہتمام کریں۔ ذرائع ابلاغ' ریڈیو' ٹی وی' اور اخبارات ورسائل میں صحیح العقیدہ اور محب وطن لوگوں کی تقاریر نشر اور مضامین شائع کئے جائیں اور ملکی بنیادوں پر قرآن و سنت اور بزرگان دین کی تعلیمات کو عام لوگوں تک پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نبی کریم ﷺ سے وابستگی دلبستگی اور محبت کا قائم رکھنا ہی پاکستانی قوم کے تشخص کو بحال رکھ سکتا ہے اگر خدانخواستہ دامن مصطفیٰ مسلمانوں کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تو تباہی' بربادی اور ناکامی کہیں پاکستانی قوم کا مقدر نہ بن جائے۔ اس لئے دامن مصطفیٰ ﷺ کو مضبوطی سے تھامنا ہی دور حاضر کا اہم تقاضا ہے۔ دام مصطفیٰ ﷺ سے وابستگی قائم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ محافل میلاد کے انعقاد کو ذریعہ تبلیغ بنایا جائے' اور ان بابرکت محفلوں کو غیر شرعی رسومات سے پاک رکھا جائے۔ محفل میلاد میں نبی کریم ﷺ کی سیرت و تعلیمات کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا جائے اور اسوہ رسول مقبول ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی دل و جان سے کوشش کی جائے۔

محفل میلاد کی تقاریب میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ نعت

خوان حضرات کی وضع قطع شریعت و سنت نبوی ﷺ کا مظہر ہو۔ یعنی نعت خوان حضرات نماز پنجگانہ کے پابند ہوں۔ داڑھی شریعت کے مطابق ہو اور نعت خوانی حصول برکت اور توشہ آخرت سمجھ کر کریں۔ نعت خوانی کو ذریعہ معاش بنانے والے اور غیر شرعی رسوم و رواج کو فروغ دینے والے نام نہاد نعت خوانوں اور مقررین کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئیے۔ اور علماء کرام کی قرآن و سنت پر مبنی تقاریر اور مقالہ جات کو محفل میلاد کی زینت بنانا چاہیئے تاکہ عوام الناس کو دین اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا جا سکے۔ اور محفل میلاد کے مقدس پاکیزہ نام کی آڑ لے کر اس جہالت کی روک تھام ہو سکے جو خواہ مخواہ ان پاکیزہ محافل کا جزو بن رہی ہیں اور جس سے علماء کرام چشم پوشی کئے ہوئے ہیں جبکہ انکی دینی ذمہ داری ہے کہ فضول باتوں کی شدید مذمت کریں اور ان محافل کے تقدس کے منافی امور کو سختی سے روکیں تاکہ ان محافل کو ذریعہ تبلیغ اور بامقصد بنایا جا سکے اور لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال نہ کیا جائے ان محفلوں پر خرچ ہونے والا سرمایہ ذریعہ نجات اور نیکی کو فروغ دینے کا معاون بن سکے۔ نہ کہ اسراف کی صورت میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی ناراضگی کا سبب بنے محفل میلاد میں باوضو سر ڈھانپ کر اور باادب بیٹھا جائے فحش اور لغو گفتگو سے احتراز کیا جائے جلسوں اور محفلوں میں وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رکھی جائے تاکہ سامعین کی نماز فجر رہ نہ جائے۔ خلاف سنت امور کو رواج دیکر نبی کریم ﷺ کی ناراضگی کا سودا نہ کیا جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت اور اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور جملہ اولیاء کاملین کی تعلیمات جو کہ سنت نبوی کی نقیب ہیں، پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فیض حضرت شیر ربانی تا قیامت جاری و ساری رکھے۔

دامن مصطفیٰ ﷺ سے جو لپٹا وہ یگانہ ہو گیا
حضور ﷺ جس کے ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

محافل میلاد اور دینی تقریبات مثلاً گیارھویں شریف اعراس مبارک اور محافل ذکر ذریعہ تبلیغ بنانے کیلئے جامع مسجد قادریہ شیر ربانی" ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور میں عرصہ تقریباً ۱۴ سال سے عملی طور پر یہ سعی اور کوشش جاری و ساری ہے۔ اور زیر اہتمام صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ناظم اعلیٰ جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ہر اتوار نماز فجر کے ایک گھنٹہ بعد ختم خواجگان ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ کی ایمان افروز محفل ذکر منعقد ہو رہی ہے اور عرصہ تقریباً ۱۲ سال سے محفل ذکر کے فوراً بعد درس قرآن حکیم کا سلسلہ بھی جاری و ساری ہے۔ درس قرآن حکیم کیلئے ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ بہاولپور پنجاب یونیورسٹی لاہور اور مفسر قرآن جناب پروفیسر قاری مشتاق احمد صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ لاہور تشریف لاتے ہیں۔

[illegible] مزنگ سمن آباد لاہور میں عرصہ تقریباً ۱۰ سال سے ہر انگریزی ماہ کی پہلی پیر موسم گرما میں بعد نماز مغرب اور موسم سرما میں بعد نماز عشاء محفل میلاد باقاعدگی سے منعقد ہو رہی ہے۔ ان ماہانہ تقریبات کے موقع پر ممتاز علماء کرام، پروفیسرز، ریسرچ سکالرز اور دانشوروں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں جو کہ قرآن و سنت کی روشنی میں دور جدید کے تقاضوں کے مطابق مختلف عنوانات پر پر مغز، مدلل اور روح پرور تقاریر کرتے ہیں۔ ان تقاریر کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں بھی تیار کی جاتی ہیں جنکی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ خواہشمند

حضرات ان کیسٹوں کی کاپیاں ہر جمعۃ المبارک کو نماز کے بعد اور **ماہانہ محفل** میلاد کے اختتام پر مسجد کے باہر سٹال سے خریدا کرتے ہیں اور اسطرح نوجوان نسل کی راہنمائی کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

(چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور و پنجاب یونیورسٹی لاہور)

1۔ صدارتی خطبات اکتوبر 1991ء تا 1997ء

2۔ احیائے سنت اور حضرت مجدد الف ثانی ؒ

پروفیسر قاری مشتاق احمد صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج لاہور

نمبر شمار	عنوان	تاریخ
1۔	توبہ کی فضیلت اور حقیقت	01-06-92
2۔	واقعہ معراج کے مشاہدات جنکا تعلق اصلاح امت سے ہے	03-08-92
3۔	حضور غوث اعظمؒ کا روحانی تربیتی نظام	05-12-92
4	شمع اہل بیت سید شہداء حضرت حسینؓ کے فضائل	05-07-93
5	انبیاء علیہم السلام کے عقیدہ کی وضاحت اور حقیقت	04-01-93
6	جلوۂ اول	06-09-93
7	دعا مغز عبادت کیوں ہے؟	05-04-93
8	خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اور اصول و آداب	07-02-94
9	بیعت کی ضرورت اور اہمیت	07-03-94
10	فضائل اہل بیت اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ	06-06-94
11	سیرت طیبہ کا پیغام عصر حاضر کے نام	05-09-94
12	جمال مصطفیٰ ﷺ	02-08-94
13	سیدنا صدیق اکبرؓ اور تبلیغ اسلام	05-12-94
14	دنیا تربیت گاہ آخرت	06-02-95

15	اسلام میں محنت کا تصور آجر اور اجیر کے باہمی حقوق	01-05-95
16	طریقت اسکی ضرورت اور اہمیت	02-10-95
17	تحفہ معراج (نماز)	04-12-95
18	جہاد کی اہمیت غزوہ بدر کی روشنی میں	05-02-96
19	حضرت فاروق اعظمؓ اور اہل بیت اطہار کے باہمی روابط	06-05-96
20	نبی کریم ﷺ بحیثیت رحمتہ للعالمین	00-08-96
21	طریقت کی راہیں کیوں اور کیسے ؟	07-09-96
22	فضائل درود و سلام	29-11-96
23	تقلید حضرت امام اعظمؒ کی شخصیت اور پیروی	01-01-97
24	خلقت نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	21-07-97
25	حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانیؒ اور گیارہویں شریف کی حقیقت	21-07-97
26	واقعہ معراج ہفت السموٰات پر انبیاء علیہم السلام کی خصوصی ملاقات کی روشنی میں	01-12-97
27	رمضان المبارک کے فضائل و مسائل	27-12-97
28	معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دعوت عمل	23-11-97
29	معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رویئت باری تعالیٰ	30-11-97
30	فضیلت کی راتیں اور لیلۃ القدر	25-01-98
31	حمد و نعت قرآن و سنت کی روشنی میں	29-03-98
32	شعائر اسلامی اور حج	07-04-98
33	جہاد، سیرت حضرت امام حسینؓ کی روشنی میں	28-04-98
34	میلاد النبی ﷺ قرآن و سنت کی روشنی میں	06-07-98
35	خصائص و برکات مصطفیٰ ﷺ	16-07-98
36	ہمہ قرآن در شان محمد ﷺ	29-9-98

37	خلافت راشدہ اور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ	20-10-98
38	امر بالمعروف و نہی عن المنکر قرآن و سنت کی روشنی میں	2-11-98
39	تصوف کی ضرورت، اہمیت اور آداب شیخ	02-02-98
40	حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کی شخصیت اور دینی و ملی خدمات	06-04-98
41	رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	
42	حیات شہداء	
43	نزول و فضائل قرآن	
44	صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم	29-08-98
45	شانِ مصطفیٰ ﷺ	07-09-98
46	توحید اور شرک قرآن و سنت کی روشنی میں	07-09-98
47	فضائل ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سورہ نور کی روشنی میں	24-05-99
48	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت احسان عظیم	
49	استقبال رمضان المبارک	
50	سورۃ الفاتحہ کے مضامین کا تفسیری جائزہ	
51	سورۂ نجم کے مضامین کا تفسیری جائزہ	1-11-99
52	شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	5-7-99
53	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت خاتم النبیین	
54	سیدنا عثمان غنیؓ کردار عمل کے آئینے میں	27-03-2000
55	عہد فاروقی اور عصر حاضر	03-04-2000

جناب سید عبدالرحمٰن بخاری سینئر ریسرچ آفیسر، قائد اعظم لائبریری لاہور

نمبر شمار	عنوان	تاریخ
1	اتباع سنت اور حضرت مجدد الف ثانیؒ	04-05-92
2	سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا روحانی فیضان	07-12-92
3	ماہ رمضان اور تجدید نسبت محمدی ﷺ	01-03-93

4	جلوہ اول	06-09-93
5	حضرت مجدد الف ثانی" اور دو قومی نظریہ	02-08-93
6	ہمہ قرآن در شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم	04-10-93
7	عبدہ' چیز دگر	25-08-95
8	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام عصر حاضر کے نام	06-07-96
9	معاشی انقلاب کی مصطفوی بنیادیں	
10	محفل میلاد کے فیوض وبرکات	19-12-96
11	انسانی زندگی پر درود پاک کے اثرات	1997
12	رشتوں کا بھرم خدا کا کرم	26-06-97
13	روزہ جدید میڈیکل سائنس کے تناظر میں	02-12-97
14	نسبت مصطفیٰ ﷺ کے جلوے	27-12-97
15	مرکز کائنات ﷺ	13-07-97

پروفیسر محمد عبدالعزیز خان نیازی گورنمنٹ شالیمار کالج باغبانپورہ' لاہور

نمبر شمار	عنوان	تاریخ
1	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت رحمۃ للعالمین	02-11-92
2	اتباع سنت اور آفاقی توازن	14-9-93
3	نسبت محمدی ﷺ اور اسکے روحانی اثرات	01-11-93
4	مومن کے حقوق و فرائض	04-07-94
5	معجزہ معراج جسمانی	02-01-95
6	عصر حاضر میں جہاد کی ضرورت اور اہمیت	03-06-96
7	شہادت حضرت امام حسینؓ کا پیغام عصر حاضر کے نام	03-06-96
8	حضرت ابوبکر صدیقؓ بحیثیت صدیق اکبرؓ	04-11-96
9	عصر حاضر میں اصلاح معاشرہ کی ضرورت و اہمیت	23-02-98
10	لفظ قرآن کے معانی و مطالب	23-05-98

11	میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت	29-06-98
12	اسلامی آداب معاشرہ	24-09-98
13	معراج النبی ﷺ کے مشاہدات	21-11-98
14	مبنائے شرف انسانی	
15	حیات شہداء	03-05-98
16	سیدنا صدیق اکبرؓ کردار و عمل کے آئینے میں	
17	شان اولیاء اور حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ	
18	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت محسن انسانیت	14-06-99
19	شب نزول قرآن اور ہماری ذمہ داریاں	

پروفیسر سعید احمد خان صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور

نمبر شمار	عنوان	تاریخ
1	واقعہ معراج میں نبی کریم ﷺ کے مشاہدات	03-01-94
2	عصر حاضر میں دو قومی نظریہ کی ضرورت اور اہمیت (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	03-07-95
3	اتباع سنت اور حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ	02-09-96
4	عہد صدیقی میں نظام خلافت کی خصوصیات	03-11-97
5	قرآن حکیم کی صداقت اعجاز اور بے مثلیت	[illegible]
6	دو قومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریک احیائے دین کے اثرات	03-08-98
7	فضائل و خصائص رمضان المبارک	
8	انسانی معاشرے کی اصلاح میں صوفیاء کا کردار	09-08-99
9	شب نزول قرآن کے فیوض و برکات	

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

خطیب و ناظم اعلیٰ جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی" و جامع مسجد قادریہ شیر ربانی" ۲۱۔ ایکڑ سکیم سمن آباد' لاہور

نمبر شمار	عنوان	تاریخ
1	حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ اور اہل بیت اطہار کے باہمی روابط	
2	حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دینی و ملی خدمات	
3	نماز کی ضرورت اور اہمیت	
4	فضائل رمضان المبارک	20-12-98
5	حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا طریقہ تبلیغ	
6	مسائل نماز	
7	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت	27-06-99
8	محفل ذکر	
9	فلسفہ شہادت	01-05-2000

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری شیخ الحدیث جامع اسلامیہ لاہور

1	امر بالمعروف و نہی عن المنکر قرآن و سنت کی روشنی میں	02-11-98
2	اسلام اور خواتین کا کردار	07-06-99
3	حقوق العباد قرآن و سنت کی روشنی میں	28-11-98
4	زکوٰۃ کی اہمیت اور مصارف ہشتگانہ	06-12-99
5	اصلاح معاشرہ قرآن سنت کی روشنی میں	
6	اسلام اور معاشرتی برائیوں کا تدارک	06-03-2000

پروفیسر حافظ اعتبار احمد خان

1	اتباع سنت اور حضرت شیر ربانی"	04-04-94
2	حج شعائر اسلامی اور اتحاد اسلامی کا عظیم مظہر	01-04-96
3	دو قومی نظریہ اور تحریک پاکستان	01-09-97

حضرت مولانا منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

1	صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہار کے باہمی روابط	

داخلہ جاری ہے

داخلہ کے خواہشمند طلباء نمازِ عصر تا عشاء رابطہ کریں

دینی تعلیم کے حصول کا سنہری موقعہ

جامعہ جمیل العلوم

نقشبندیہ مجددیہ شیرِ ربانی

ہر سمیسٹر چار ماہ اور کورس ایک سال کا ہوگا

زیرِ سرپرستی:
فخر المشائخ
حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف

زیرِ اہتمام
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
ناظم جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی وار اکین انجمن غلامان مصطفیٰ (رجسٹرڈ)

اعزازی ڈائریکٹر:
مفسرِ قرآن پروفیسر قاری
مشتاق احمد صاحب
صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور

مجلس مشاورت

ممتاز ماہر تعلیم جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
سابق چیئرمین جامعہ اسلامیہ بہاولپور، پنجاب یونیورسٹی

مفتی مصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ، لاہور پنجاب

- پروفیسر محمد عبدالعزیز خان نیازی
- قاری عبدالحمید نقشبندی
- قاری خالد محمود
- حافظ محمد یوسف

اور دیگر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تفسیرِ قرآن، حدیث، فقہ، عربی، تجوید و قرأت اور حفظ و ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے تشریف لائیں۔

میٹرک، ایف اے، بی اے، اور ایم اے

برائے رابطہ: ... مصطفیٰ (رجسٹرڈ) جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ...